

Registerd

L 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۲) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے۔ ۹ر اگست سنہ ۱۹۰۷ء جلد (۳۵)

گلدستۂ اخبار

پنجاب اور مشرقی بنگال میں جو پولیٹیکل جلسوں کی بندش کا قانون جاری ہوا ہے امید کی جاتی ہے کہ چھ ماہ تک یکہ منسوخ کیا جاوے گا۔ **افسوس** ہے کہ ہندوستان کے مخلص بہی خواہ دادا بھائی نوروجی انگلستان میں آج کل بیمار ہیں اور اُن کی صحت قابل اطمینان نہیں ہے۔ **فرانسیسی** مقبوضات ہند میں بھی قانون اسلحہ جاری ہوگیا ہے۔ اس پر شورش پسند لوگ نہایت برہم ہو رہے ہیں۔ **کوہاٹ** کے فوجی سکھوں نے ایک جلسہ کرکے قرار دیا ہے کہ ایک عرضی حضور ویسرائے اور کمانڈر انچیف کو اس مضمون کی بھیجی جاوے کہ آئندہ کوئی شخص جو سکھ نہو اپنے نام کے ساتھ "سنگھ" کا لفظ نہ لکھنے پائے۔ رنشاید اجیت سنگھ ملزم اس کا باعث ہوا ہے۔ **بمبئی** میں ایک اسکول قایم کیا ہے جس میں موٹر کاروں کے چلانے اور ان کے پرزوں کو درست رکھنے کی تعلیم دیجائیگی۔ **لارڈ کچنر** نے یہ تحریک پیش کی ہے کہ ہندوستانی فوج کے لئے گولی بارود اور ہر قسم کے ہتھیار ہندوستان میں تیار کئے جائیں تاکہ ضرورت کے وقت ہندوستان کو انگلستان کا محتاج نہ ہونا پڑے۔ **مصری** صیغۂ تعلیمات نے اس سال ۶۰۳۲۹ پونڈ کی زائد رقم ترقی تعلیم کے لئے منظور کی ہے جس میں سے ۸۴۸۰ پونڈ ابتدائی تعلیم کے لئے۔ ۹۰۸۸ پونڈ متوسط درجہ کی تعلیم کے لئے۔ ۵۵۳۲۰ پونڈ اعلےٰ تعلیم کے لئے اور ۹۴۳ پونڈ زنانہ مدرسوں کے لئے تجویز کئے گئے ہیں۔ **مصر** کے جدید جنگی کالج کی تعمیر کے لئے ۱۴۴۴۱ پونڈ کا تخمینہ منظور کیا گیا ہے۔ **اڈیٹر مسافر آگرہ** کی سزا سیشن جج نے بھی بحال رکھی۔ **حیدرآباد** دکن میں حالی سکہ کے بجائے انگریزی سکہ رواج پذیر ہونے والا ہے۔ تجویز یہ ہے کہ سکہ کے ایک طرف تو ہز میجسٹی کنگ ایڈورڈ کی تصویر مضروب ہو اور دوسری طرف حضور نظام کا نام نامی سکوک ہو۔ **مصر** کے صیغۂ تعلیمات نے صنعت اور زراعت کی تعلیم کے لئے اس سال ۸۳۷۷۱ پونڈ کی رقم منظور کی ہے۔ **نیویارک** امریکہ سے ایک لڑکا جس کی عمر گیارہ برس کی ہے۔ تنہا دنیا کی سیر و سیاحت کو روانہ ہوا ہے۔ وہ تمام کرہ زمین کا چکر لگائیگا اور کچھ عرصہ کے بعد بحر ظلمات کے کنارے سے چلکر بحر کاہل کے کنارے پر پہنچ جائے گا۔ اس کی اس جرأت پر دنیا کے تمام اخبارات عش عش کر رہے ہیں۔ **شاہجہان پور** میں نہایت ہی سخت بارش ہوئی جس کے سبب سے وہاں کی فصل کا دو ہزار روپیہ کا نقصان ہوگیا۔ کہا جاتا ہے کہ ایسی شدت کی بارش آگے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ **جاپان** سے بھی بلوہ کی خبریں آتی ہیں چنانچہ ایک باغی گروہ نے سیول میں وزراء کے گھروں پر حملہ کیا اور انکو جلا دیا اور مسمار کر دیا۔ وزیروں کو بھی قتل کرنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہو سکے۔ فوج کے سپاہیوں نے ان میں سے چند ایک کو گولیوں سے ہلاک کر دیا۔ اب شاہی محل پر بھی جاپانی سپاہیوں کا پہرہ ہے۔ ۲۴ر جولائی کو جاپان کے ولیعہد کی تاجپوشی ہوئی۔ **ہندوستان کا مطبع** کار میں ضبط کر لیا جائیگا مگر فی الحال تا فیصلہ اپیل مطبع کے ضبط ہونیکی کارروائی ملتوی رہیگی۔ **۳۰ جولائی** کو لاہور کے بلوائیوں کا بھی فیصلہ ہوگیا۔ صرف دو آدمی رہا ہوئے۔ ایک کو کم سنی کیوجہ سے ۹ ماہ قید سخت۔ ایک کو جو بالکل لڑکا ہی تھا ۳۰ ضرب بید۔ چھ ملزمان کو ۱۸۔۱۸ ماہ کا جیلخانہ ہوا۔ امید ہے اپیلیں ہونگی۔ **پوپ** روم جس پر کے قلم سے کاغذات پر دستخط کرتے ہیں اُسکی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کسی فرشتہ کا پر ہے اور ایک مدت سے دستخط کرنے میں مختلف پوپ اُسکو استعمال کرتے رہے ہیں۔ **فورٹ** ولیم کلکتہ میں گولہ بارود کے ذخیرہ سے متواتر چوریاں ہو رہی ہیں مگر پتہ ابتک چور کا نہیں لگا۔ کلکتہ کے دو یکانند سوسائٹی پر الزام ہے کہ وہ سادھوؤں کے

ایڈیٹوریل نوٹس

کمل نجات - اس کمل نجات کے لئے خدا کا شکر ہو۔ جسکو مسیح نے صلیب پر پورا کیا - اور یہ نجات بطفیل روح قدس ہمارے تجربہ سے تصدیق ہوتی ہے - اور روح قدس سے ہمارے تجربہ میں یہ امر تب ہی تصدیق ہوتا ہے جب ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرکے اس سے توبہ کرتے ہیں اور اپنے آپکو خدا کے حوالے کرتے ہیں۔ اس کے لئے یہہ مثال ہے - ایک آدمی تھا جس کا پیشہ ترکھان تھا اور اُس آدمی کا مزاج بڑا تیز تھا۔ جب وہ آگ بگولہ ہوجاتا تھا تو نہ صرف واہی تباہی بلکہ کفر بکتا تھا۔ خیر اس کا یہہ حال ہوا کہ اُس نے انجیل کی بشارت سنی اور مسیح کی نجات کو قبول کیا اور اسکو اس بات کی خوشی ہوئی کہ اُس کے گناہ بخشے گئے۔ اُس کے ساتھ کام کرنے والوں نے اپنی نظر اُسپر رکھی کہ اگر وہ کوئی کام بیجا کرے تو اُسپر ظاہر کردیں۔ دنیا تو ہمیشہ یہی خیال کرتی ہے کہ جونہی انسان عیسائی ہوا وہیں وہ کمال کو پہنچ گیا۔ خیر کچھ ہفتوں تک تو خیر گذری اور یہ آدمی یہہ جانکر بہت خوش ہوتا تھا کہ میں بچ ہوں اور کہ میرے گناہ بخشے گئے لیکن ایک دن جب وہ ایک لکڑی کے ٹکڑے کو تراش رہا تھا تو اُس کے تیشے کی دھار ایک لوہے کی میخ پر جو اس لکڑی میں ٹھکی جا لگی اور وہ دھار مڑ گئی۔ اسپر وہ بہت خفا ہوا اور اُس کے منہ سے گالی بھی نکل گئی۔ فوراً دوسروں نے جو موجود تھے انگشت نما کرکے کہا کہ تم تو عیسائی ہو۔ خیر وہ غریب آدمی نہایت ہی مغموم ہوا۔ لیکن گھر جاکر۔ وہ یہہ سوچ کر شکر گذار ہوا کہ اگر کوئی آدمی گناہ کرے تو ہمارے لئے باپ کے پاس ایک وکیل ہے اور وہ مسیح راستباز ہے۔ پس وہ خدا کے پاس مسیح کے وسیلے آیا۔ اُس نے اپنے گناہ کا اقرار کیا۔ اُس نے خدا سے مغفرت چاہی۔ اور یہ دعا کی کہ اے خداوند میری زبان کی نگرانی کر تا کہ میں اپنے ساتھیوں کے سامنے ہرگز پھر گناہ نہ کروں اور اُس نے خدا پر بھروسہ رکھا کچھ عرصہ تک خیر گذری اور اُس کو وہ اطمینان حاصل ہوگیا جو وہ کھو بیٹھا تھا۔ لیکن ایک موقع پر دو کان پر کچھ ایسا وقوعہ ہوگیا۔ جس سے وہ نہایت بےقرار ہوگیا لیکن اُس کے منہ سے کچھ نہیں نکلا۔ وجہ اسکی یہہ تھی کہ خدا نے اسکی دعا سنی اور اس نے یہہ کہا۔ کہ اس بےقراری کی حالت میں باطن میں کچھ اُبلا تو سہی جسکو میں نے محسوس کیا اور میں نے جانا کہ جس حال میں نے انسان کے سامنے تو گناہ نہیں کیا لیکن خدا کے سامنے گناہ کیا۔ کیونکہ خدا اندر میں سچائی چاہتا ہے۔ پس میں پھر خدا کے پاس گیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کیا یہہ کہکر کہ میں ضرور غصہ ہوا۔ میں نے خدا کا شکر کیا کہ اُس نے میری زبان کی نگرانی کی لیکن اس دفعہ میں نے خدا سے یہ دعا کی کہ نہ صرف مجھے معاف کر بلکہ اے خدا میری اس بُری طبیعت کو مجھ سے بالکل دور کردے یہ بُری طبیعت اُس کی پرانی انسانیت کا حصہ تھا جو مسیح نے اپنی صلیب پر مصلوب کردی۔ اور اُس نے خدا پر اس امر کا بھروسہ کیا کہ اب کی نہ صرف اُس کو معاف کر بلکہ تمام ناراستی سے اُسکو دھو ڈال۔ تھوڑے دنوں کے بعد پھر ایک ایسا وقوعہ ہوا جو اگر وہ بدستور اپنی پرانی حالت میں رہتا تو اُسکو بالکل آگ بگولہ کردیتا لیکن اب کی دفعہ اُس نے اپنے دلمیں پورا اطمینان حاصل کیا۔

اے عزیز دوستو۔ اُس پاک کرنے والے مسیح کے خون کے لئے خدا کا شکر کرو۔ مجھے پرواہ نہیں کہ کیا تمہارا گناہ ہے یا تمہاری روح کو کیسا زنگار کھا رہا ہے مجھ کو پرواہ نہیں کہ کس دلدل میں تم جا پھنسے ہو۔ لیکن میں یہہ جانتا ہوں کہ مسیح کا خون ایک ایسا علاج ہے۔ جو کبھی خطا نہیں کھاتا۔ مسیح کا لہو تیرے زنگار کو چھوئے گا خواہ تم کتنے ہی برسوں سے گناہ میں مبتلا ہو۔ لیکن اگر آج ہی تم حقیقی تائب ہو اور خدا کے پاس آؤ اور اُس کا اقرار کرو اور اُس کے وعدوں پر بھروسہ رکھو تو خدا آج ہی مسیح کے تمام شدہ کام کی بنیاد پر تمہاری خطاؤں کو معاف ہی کریگا بلکہ تمکو صاف کریگا۔ یہ پاکیزگی کا کام بطفیل روح قدس ہمارے دلمیں ہوتا ہے۔ میں شکر کرتا ہوں کہ میں اس انجیل کا منادی ہوں۔ (انتخاب) ؛

خوب صورتی کا مقابلہ شکاگو میں چھ ہزار عورتوں میں جو خوبصورتی کے مقابلے کے لئے جمع ہوئی تھیں مِس گارسٹن کو کامیابی حاصل ہوئی۔ وہ شارٹ ہینڈ ٹائپسٹ ہیں اور فی ہفتہ بارہ ڈالر پیدا کرتی ہیں ان کے برابر امریکہ میں کوئی خوب صورت اور حسین عورت نہیں ہے ان کے پاس ابتک تین سو شادی کے پیغام آچکے ہیں لیکن انہوں نے اب تک کسی کے ساتھ شادی منظور نہیں کی۔

سین ڈائیگو واقعہ کیلے فورنیا کی ایک خبر مظہر ہے کہ چند جاپانی نقشہ کا قلعہ بناتے ہوئے گرفتار کئے گئے اس سے امریکہ میں بہت ہل چل پیدا ہوگئی ہے۔ واشنگٹن میں کہا جاتا ہے۔ کہ سرکاری طور پر اس کی خبر نہیں دیگئی ہے امریکا کے مشرقی حصہ کی بابت ایک عجیب بات ہے۔ کہ جو کچھ مغربی حصہ میں واقع ہوتا ہے اس کا پورا علم اُس وقت تک اہل نیویارک کو نہیں ہوتا ہے۔ جب تک سانفرانسسکو کے اخبارات نہ آجاویں ؛



مراسلات

میرٹھ ڈسٹرکٹ سمر اسکول کی کیفیت

جناب مہربان اڈیٹر صاحب سلامت

بعد سلام کے عرض خدمت عالی میں یہہ ہے کہ از راہ نوازش ان چند سطور کو اخبار نور افشان میں درج فرمائیگا اور بندے کو ممنون و مشکور فرمائیگا۔

ناظرین نور افشان کو روشن ہووے کہ میرٹھ ڈسٹرکٹ امریکن میتھوڈسٹ ایپسکوپل مشن کے کارکنون کا سالیانہ سمر اسکول بتاریخ ۳ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء بروز بدھ سے خاص میرٹھ مشن کمپونڈ میں قایم ہوا۔ یہہ سمر اسکول ہر سال ایک ماہ کے لئے قایم ہوا کرتا ہے جسمیں مسیحی کارگذارون کی جسمانی و روحانی ترقی کا خیال کیا جاتا ہے۔ امسال ہمارے سمر اسکول کا روزانہ پروگرام یہہ تھا صبح ۶ سے ۷ بجے تک عبادت ہوتی تھی جسمیں جناب پادری پی۔ ایم بک صاحب پریزائیڈنگ ایلڈر میرٹھ ڈسٹرکٹ کے وعظ و نصیحت کرتے تھے۔

۷ سے ۱۱ ½ ساڑھے گیارہ بجے تک کلاسون کا کام ہوتا تھا یعنے اسکول ہوتا تھا جسمیں کارگذار خواندگی مقررہ کو پڑھتے تھے بعد کو ساڑھے چار گھنٹے کی چھٹی ملتی تھی تاکہ بھائی لوگ دہنیں کھانا کھائیں اور آرام کر کے تر و تازہ دم ہو دیں۔ شام کو ۴ بجے جناب پادری پی۔ ایم بک صاحب مسیحی اخلاق کے اختصار پر ایک گھنٹہ لیکچر دیتے تھے۔ ۵ بجے سے ۶ تک درکس شپ ہوتی تھی جسمیں کارگذار لوگ اپنے رسالے اور پریچر انچارج صاحبان درس وغیرہ سناتے تھے۔ سب کام پر خدا کی برکت نازل تھی اور بھائی لوگ روز مرہ خوشی کے ساتھ اپنے کام کو انجام دیتے تھے اور روز بروز نئی نئی برکتین مسیح یسوع سے پاتے جاتے تھے۔

افسوس کی بات ہے کہ امسال ہمارا ڈسٹرکٹ سمر اسکول پورے وقت سے پیشتر بند کیا گیا ایک خاص وجہ سے اسی درمیان میں خسرہ یعنے نزلس کی بیماری بچون میں نمودار ہوئی۔ سب سے پیشتر راقم کے چھوٹے لڑکے کو ہوئی جس کے باعث وہ عزیز اپنے آسمانی باپ کے پاس بلایا گیا اب جہان وہ آرام کے ساتھ ہے بعد چند دنون کے دو اور کیس خسرہ کے ظہور میں آئے جسمیں سے ایک لڑکی گذر گئی اور ایک خدا کے فضل سے چنگی ہو گئی۔ اسی اثنا میں ہمارے بزرگ و مہربان جناب بشپ ایف ڈبلیو۔ وارن صاحب ڈی ڈی۔ ایل۔ ایل ڈی ۱۹ ویں جولائی سنہ حال کو میرٹھ میں تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے دو روز تک رہکر برابر عمدہ و پرتاثیر وعظ کئے اور خاصکر روح القدس کی معموری او گناہون کی معافی اور نئی پیدائش پر وعظ کئے جن کے سننے سے لوگون کے دل دہل گئے اور بہتون نے اپنے گناہون کی معافی اور دلی آرام پایا اور مسیح سے برکتین حاصل کرین نہ صرف بشپ کے آنے سے روحانی برکتین حاصل ہوئین بلکہ جسمانی بھی ملی۔ بارش کا نام و نشان نہ تھا لیکن جسدن آپ نے میرٹھ میں قدم رنجہ فرمایا اسی دن سے بارش نے اپنا کام شروع کیا آج کچھ ۴ روز ہو گئے ہیں بارش ہوتے ہوتے دن بھر بارش ہی ہوتی ہے بلکہ کبھی کھل جاتا کبھی برستا ہے جس سے کہ نقصان کا باعث نہیں ہے۔

ان ہی دنون میں ایک اور کیس نزلس یعنے خسرہ کا ظاہر ہوا۔ تب بشپ صاحب نے اور پریزائیڈنگ ایلڈر صاحب نے مناسب جانا کہ سمر اسکول بند کیا جاوے کیونکہ یہہ بیماری لگنے والی ہے اور ہمارے ڈسٹرکٹ کے قریب ڈیڑھ سو بچے آئے ہوئے ہیں اگر زیادہ پھیل جاوے تو سب بھائی لوگ تیمارداری میں رہینگے ویسے ہی کام بند رہیگا اور بچون کی جان کا خطرہ ہے۔ اس کے علاوہ یہان پر دو بڑے اسکول لڑکوں اور لڑکیون کے ہیں اگر ان میں یہہ بیماری پھیل جاوے تو اور بھی مشکل ہوگی سو دونون صاحبان نے ڈاکٹر کرنل جے اسمتھ صاحب سول سرجن میرٹھ سے صلاح و مشورہ کیا سو وہ بھی ان دونون صاحبان کے متفق الرائے ہوئے۔ تب پریزائیڈنگ ایلڈر صاحب نے تمام پریچر انچارج صاحبان کو اکٹھا کر کے صلاح لی انہون نے بھی یہہ ہی صلاح پسند کی اور یون سمر اسکول بند کیا گیا۔

امسال کل ڈسٹرکٹ کے کارگذارون کا شمار علاوہ دونون بورڈنگ اسکول اور بچون کے قریب دو سو مرد و عورتون کے تھا۔ بھائیوں کے ۲ کلاس تھے جنہیں وہ ذیل کی کتابون میں تربیت پاتے تھے۔ تواریخ بائبل مصنفہ پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے پاسٹر پریسبٹیرین چرچ لاہور مسیحی تعلیمات کا خلاصہ مصنفہ پادری پی۔ ایم۔ بک صاحب پریزائیڈنگ ایلڈر میرٹھ ڈیویژن میرٹھ ایم۔ ای چرچ کے مسیحی مسافر کا احوال جان بنین صاحب کا مقدس کتاب کا احوال دونون حصے۔ تخم تعلیم مصنفہ پادری پی ایم بک صاحب بائبل میں پیدایش خروج قاضیون سلاطین رومیون کا خط متی مرقس لوقا یوحنا وغیرہ ابھی امتحان بوجہ بیماری کے نہیں ہوا بموجب اشتہار پریزائیڈنگ ایلڈر صاحب کے اکتوبر ۱۹۱۰ء کے آخر یا ماہ نومبر کے شروع میں ڈسٹرکٹ کانفرنس ہوگی اور اسی وقت امتحان اور انعامات ہونگے۔ اب کے سمر اسکول ۳ جولائی سے ۲۲ ویں جولائی ۱۹۱۰ء قایم رہا۔ سمر اسکول کے ختم ہونے کے بعد ۳ کارگذارون کی شادی میرٹھ گرلز اسکول کی لڑکیون کے ساتھ ہوئی خداوند تعالےٰ ان شادیون کو شاد رکھے اور مبارک کرے اور اپنی برکتون سے ان کو مالا

مل کرے ؛

ناظرین نور افشان آپ صاحبان سے عرض ہے کہ آپ اپنی دعا میں ان غمزدہ خاندانوں کو یاد کریں کہ خداوند خدا جو تسلی و خوشی کا سرچشمہ ہے انکو اپنی تسلی عنایت فرما دے۔ اب خدا جو ساری نعمت کا بانی ہے اپنی قدرت و رحمت کے مطابق ہر ایک مسیحی کے ضرورت رفع کرے اور آخرکار اپنے حضور بلا دے آمین ؛

راقم

جان ایچ۔ پیرسن اسکول ماسٹر ایم۔ ای مشن ڈسٹرکٹ ٹریننگ اسکول از میرٹھ

جناب ایڈیٹر صاحب سلمہ الرحمن۔

کیا آپ ازراہ نوازش تلطف میرے ان چند سطور کو اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر مجھے ممنون فرمائینگے اور وہ یہہ ہیں ؛

جناب مولوی گل محمد خان صاحب فاضل کی اہلیہ کا انتقال پُر ملال

مولوی صاحب ممدوح کی مرحوم و مغفور بیوی صاحبہ کا زاد بود لدھیانہ تھا وہ وہان کے ثقات سادات کے خاندان میں سے تھی۔ اُس کا پہلا محمدی نام محمد جان بیگم تھا۔ بپتسمہ کا مسیحی نام مریم رکھا گیا تھا۔ اُس کے اباؤ اجداد مسلمانوں میں اولیاء کرام میں سے ہیں۔ اب تک اُس کے دادے کا مزار شہر لدھیانہ میں مشہور ہے۔ اور لوگ اُسکی قبر پر اپنی حاجت روائی کے لئے جایا کرتے ہیں۔ اُس کے رشتہ دار ابھی تک شہر لدھیانہ میں موجود ہیں۔ مثلاً سید سردار علی صاحب مقیم شہر لودیانہ۔ عرصہ ۱۴ سال کا منقضی ہوتا ہے کہ ہماری مرحومہ بہن نے مس یوانگ صاحب کی معرفت سے مسیح خداوند کی خوشخبری سنکر بمقام شہر لدھیانہ اصطباغ پایا۔ اور مسیح خداوند کے گلہ میں شامل ہو گئی وہانسے مزید تحصیل علم الٰہی کے لئے مس نلسن صاحبہ کے بائبل ووممن کے سکول شہر الٰہ آباد میں بھیجی گئی اور کچھ عرصہ تک وہان رہی۔ وہانسے ٹیچر ہوکر بنارس کے گرلس سکول میں ٹیچری کا کام کرتی رہی بنارس سے زنانہ مشن ہسپتال فیروزپور میں ڈاکٹر مس گولڈ صاحبہ کے ماتحت بڑی عمدگی کے ساتھ خدا کے جلال کے لئے متواتر عرصہ قریب سات برس تک خداوند کا کلام سناتی رہی۔ اُن کی محبت۔ مسیحی نیک چال اور پاک نمونہ اور سرگرمی سے کئی روحین بچ گئیں۔ اس مبارک کام کو وہ بڑے شوق سرگرمی۔ ایمان ہمدردی پیار و محبت سے کرتی رہی۔ اگرچہ وہ نو مرید تھی لیکن پیدائشی مسیحی معلوم ہوتی تھی۔ وہ مسیحی حلیم۔ غریب مزاج اخلاق حمیدہ و خصائل پسندیدہ کے بیش قیمت زیورات اور گرانبہا جواہرات سے آراستہ اور پیراستہ تھی۔ وہ اپنا ہر قسم کا دکھ درد ہمیشہ خلوت میں اپنے آسمانی باپ کے سامنے بیان کرتی تھی۔ خدا کی محبت اور مسیحی مذہب کی خوبیاں اُسکی گفتار و رفتار و کردار سے مترشح تھیں۔ میں یہاں شہر بنوں میں ۹ ماہ سے انکو دیکھتا رہا اور مجھے یقین واثق ہے کہ جہاں جہاں اور جس جس صاحب اور میم صاحبہ کی ماتحتی میں وہ رہی وہ انکی عفت اور عصمت پر گواہی دیتی ہونگی کہ وہ ہر طرح نیک کاموں سے مالا مال تھی سنہ ۱۹۱۹ء میں بمقام فیروزپور مولوی گل محمد صاحب کے ساتھ انکی شادی ہوئی۔ وہ بڑی نیک مزاج۔ متحمل بردبار۔ مہمان نواز غریب پرور نیک خصلت اور پاکیزہ سیرت تھی۔ اُس کے دل میں ہمیشہ یہہ خیال رہتا تھا کہ میں خداوند کے لئے کچھ کام کروں۔ حتی الوسع اور حسب الموقع وہ ہمیشہ خداوند کی بشارت مفت دیتی رہی شادی کے دو برس بعد وہ مزمن تپ میں مبتلا ہوئی وہ بڑے بڑے لائق ڈاکٹر صاحبان مثلاً ڈاکٹر ٹی ایل پینل ڈاکٹر ایس۔ پی بارٹن مقیم بنوں۔ ڈاکٹر مس گولڈ صاحبہ اور ڈاکٹر مس ایلسن صاحبہ کے زیر علاج رہی۔ کئی دفعہ وہ تبدیل آب و ہوا کے لئے مختلف جگہوں کو بھی بھیجی گئی۔ مولوی صاحب نے ہر طرح سے اپنے زور و زر سے انکا علاج کروایا لیکن کوئی علاج اثرپذیر نہیں ہوا۔ انکا جسم روز بروز گھٹتا دبلا اور ضعیف ہوتا رہا۔ لیکن وہ اپنی باطنی انسانیت میں دن بدن بڑھتی گئی۔ وہ اپنی بیماری میں بڑی صابر شاکر اور برداشت کرنے والی تھی۔ انکا چہرہ ہمیشہ ہشاش بشاش رہتا تھا۔ ہان وہ اپنی سہ سالہ چھوٹی لڑکی کی فکرمند تھی اور اُس کے بارہ میں مجھے اپنا فکر کہتی تھی۔ لیکن وہ اپنے خداوند کے پاس آسمانی محلوں میں جلد پہنچنے کی بڑی آرزومند اور مشتاق تھی۔ وہ یہہ کہتی تھی مجھے آرزو ہے کہ جلد جا پہنچوں اور مسیح کے ساتھ رہوں کہ یہہ بہت بہتر ہے۔"؛

اُسکی آنکھیں ہمیشہ اُس بے زوال اور ناآلودہ اور غیرفانی میراث پانے پر لگی رہی جو آسمان پر اُس کے لئے رکھی گئی تھی وہ ان خوشیوں اور آسمانی چیزوں کے خیال اور غور میں سرور و رہتی تھی جو خدا نے اپنے پیار کرنے والوں کے لئے رکھے ہیں جو نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں اور نہ آدمی کے دل میں آئیں۔ رحلت کرنے سے دو روز پہلے اُس نے مجھے بلوایا کہ میں انکو عشاء ربانی دوں۔ میں نے انکو پاک شراکت دی اور وہ بہت خوش تھی۔ اتوار کے روز رات کے ۱۰ بجے میں ان کے پاس گیا میں نے پوچھا۔ بہن جی! میں دعا مانگوں انہوں نے اشارہ کیا کہ ہان۔ میں نے دعا مانگی۔ اور وہ خوشی سے میرا ایک ایک لفظ سنتی تھی اور اُسپر غور کرتی تھی دعا کے بعد میں نے دودھ پلوانے کو کہا انہوں نے کچھ دودھ پیا۔ اور باتیں کرتی کرتی وہ آسمانی خوشیوں میں داخل ہوگئی۔ آسمانی باپ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا کیونکہ اُس کے اُٹھ جانے سے پیشتر اُسپر یہہ گواہی دیگئی کہ وہ خدا کو پسندیدہ تھی ؛

میں کہہ سکتا ہوں کہ "دنیا اُسکے لائق نہ تھی" اُسکی ایک سہ سالہ لڑکی پیچھے رہگئی وہ تو ابدی خوشی میں داخل ہوگئی لیکن ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت جناب مولوی گل محمد خان صاحب



کے دل پر چھوڑ گئی ؂

مسیحی بھائی بہنوں کی خدمت میں میری عرض ہے کہ وہ مولوی صاحب اور اس چھوٹی بچی کو اپنی دعاؤں میں یاد کیا کریں۔ کہ تمام تسلی کا خدا انکو اپنی طرف سے ہر طرح سے تسلی و تسکین بخشے آمین ؂

راقم

(پادری) اعزازالدین پاسٹر چرچ مشن ملتان

فضیلت

دو چیزوں کو مد مقابل رکھکر ایک چیز کی فضیلت کا مقدار اتنا زیادہ امتیاز کیا جا سکتا ہے جتنا زیادہ کہ دوسری چیز اُس کے مقابلہ میں کم فضیلت رکھتی ہو تو کتنا زیادہ افضل کی فضیلت اُس کے مقابلہ میں ظاہر ہوگی در انحالیکہ ناقص چیز میں کچھ فضیلت بھی نہ ہو۔

ہمارے مسلمان بھائی ایک روایت سنایا کرتے ہیں کہ ایک پادری صاحب کے مقابلہ میں ایک مولوی صاحب نے ترازو منگوایا اور ایک پلڑے میں تو سیر پکے کا باٹ اور دوسرے میں چھٹانک ڈلوا کر وزن کروایا لامحالہ چھٹانک اوپر کو اٹھ گئی جیسے کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر اٹھ گئے اور یوں حضرت محمد صاحب کی فضیلت ثابت ہوئی کہ وہ سیر پکے کی طرح زمین سے نہ ہلے۔ جناب من اگر ایک بیش قیمت موتی سیر چھوڑ چھٹانک ہی کے مقابلہ میں رکھا جاتا تو لامحالہ اوپر کو اٹھ جاتا۔ یوں قیاسی دلیل کو قیاسی دلیل کاٹ سکتی ہے لیکن حقیقت حال یہہ ہے کہ نہ تو محمد صاحب سیر پکے کا باٹ ہیں اور نہ مسیح لوہے یا پتھر کی چھٹانک۔ اگر شباہت کے طور پر کہتے ہو تو ہم "ہرچہ بقامت کہتر بقیمت بہتر" کے مقولہ کو چھوڑ کر خدا کے پاک کلام انجیل کی سند سے آپکی خدمت میں پیش کرتے ہیں کہ ہمارا خداوند مسیح وہی بیش قیمت موتی ہے۔ جسکی تمثیل متی ۱۳ باب ۴۵ و ۴۶ آیات میں مرقوم ہے لیکن محمد صاحب قرآن شریف کی کونسی نص سے سیر پکے کا باٹ ثابت ہوتے ہیں؟ اس بات کی زیادہ وضاحت کے لئے کہ اُس شخص کی قیاسی دلیل کو جو استعداد عقلی یا علمی میں کم رتبہ کا ہو دوسرا شخص زبردست عقل اور علم کا قیاس ہی سے غالب آکر کاٹ دیا کرتا ہے لیکن صورت واقعی اور حقیقت حال کسی منطق اور دلیل سے بدل نہیں سکتی قیاسی دلیل پر قیاسی دلیل سے غالب آنے کی مثال یہہ ہے کہ ایک دفعہ انگلینڈ میں کسی شریر النفس نے ہمارے مسیحی عقیدے کے خلاف (۱ تسلونیقی ۴-۱۷) پہلے زبور کی پانچویں آیت کا حوالہ دیکر جہاں لکھا ہے کہ "شریر ایسے نہیں بلکہ وہ بھوسے کی مانند ہیں جسے ہوا اڑالے جاتی ہے" کہا کہ پادری لوگ اور جو عیسائی شریر نہیں ہیں وہ ہوا میں خداوند مسیح کی ملاقات کو اوپر نہیں جاسکینگے بلکہ ہم شریر لوگ اوپر جا سکتے ہیں کیونکہ ہم بھوسے کی مانند ہیں اور ہمیں ہوا اٹھا لیجائیگی۔ اس کے جواب میں پادری صاحب نے میز پر گھاس پھوس اور لوہے کے خورد ٹکڑے بچھوا دیئے اور جیوں ہی اوپر سے ایک بڑا ٹکڑا مقناطیس کا دکھایا تو لوہے اوڑ کر مقناطیس کو جا چمٹے اور بھوسہ میز پر ہی رہا۔ لولاک لما خلقت الافلاک والی دلیل بھی ایسی ہی ہے کیونکہ اس کا فیصلہ شیخ سعدی صاحب کے قول سے ہو جاتا ہے کہ "ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند۔ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری گویا ہر ایک چرند خود یہہ دعوے کر سکتا ہے کہ اگر میں نہ ہوتا تو زمین بھی نہ ہوتی جس پر میں چرا کرتا اور سورج نہ ہوتا تو گھاس کہاں ہوتی۔ یعنی آسمان سورج کے لئے اور سورج گھاس کے لئے اور گھاس میری خورش کے لئے اور یوں ایک چیز کا دوسری چیز پر انحصار ہے۔ غرض ایسی ایسی ساری باتیں ہیچ ہیں اور یوں قیاس اور توہمات کی پیروی کرکے دنیا گمراہی میں پڑی ہوئی ہے خیر ان باتوں کو جانے دو۔ ناظرین سمجھ گئے ہونگے۔ کہ نفس مضمون کسی اور چیز بلکہ دو شخصوں کی یعنی مسیح اور محمد کا مقابلہ کرکے ایک کی دوسرے پر فضیلت دکھانے میں حاوی ہے۔ پر اس مضمون میں طرز عبارت کی رنگینی اور قیاسی دلائل اور منطق کو بھی خیرباد کہہ کر اہل اسلام کی محض خیرخواہی مدنظر رکھکر ان کے عقاید کی بھی پاسداری انکی خاطر اور اُن کے لئے کی جائیگی اور محض نص قرآنی کی بنا پر حقیقت حال طاہر کیجائیگی اثنین مذکورہ العدد میں سے کون ہے جو افضل و اعلیٰ ہے یہاں کتاب مقدس سے کوئی دلیل پیش نہیں کی گئی تاکہ جب ایک مسلمان پر قرآن ہی سے جو اُس کے عقاید کی سب سے بڑا دستور العمل ہے حقیقت حال کھل جاوے پھر اُسپر فرض ہے کہ حق سے روگردانی نہ کرے اور اپنی عاقبت بالخیر ہونے کی خاطر دیگر مراحلات طے کرنے کے درپے ہو۔ کیونکہ اگر کتاب مقدس سے کوئی دلیل لائی گئی تو وہ تحریف اور تنسیخ کے زعم میں مستغنی ہو کر بے التفاتی کریگا اور تحقیق اور تدقیق کی دقت کیوں اٹھاوے یہہ تو بہتوں کا خاصہ ہی نہیں۔ لیکن باوجود قرآنی سند کے اگر وہ بے اعتنائی کرے تو وہ جانے۔ بر رسولان بلاغ باشد و بس ؂

صرف از روئے قرآن

محمد ابن عبداللہ قوم قریش بت پرست یا اسماعیلیوں سے۔	مسیح ابن مریم قوم اسرائیلی سے جو سارے جہان کے لوگوں پر افضل ہے دیکھو سورۃ بقر ۴۴۔ سورۃ جاثیہ ۱۵ سورۃ عنکبوت ۲۶ آیات
محمد یتیم و گمراہ و محتاج تھا۔ سورہ والضحیٰ ۶ تا ۸ ہر ایک صفت کے مقابلہ میں } اول یتیم دوم گمراہ	کمثل آدم سورہ آل عمران ۵۲ آیت مریم اور اس کی ذریت بالکل پاک آل عمران ۳۱ و ۳۲ و ۳۷ آیات

ایضاً سوم محتاج 〃 〃	(الف) اللہ نے مریم کو پاک رکھا اور سارے جہان کی عورتوں پر اُسے برگزیدہ کیا آل عمران ۳۷ آیت (ب) کلمۃ اللہ یعنی مسیح دنیا میں اور آخرت میں عزت والا اور مقربین میں سے آل عمران ۴۰ آیت (ج) آسمان سے کھانا آیا کرتا تھا اللہ جسکو چاہے رزق بے حساب دے آل عمران ۳۲ آیت	〃 〃 〃	ہے جسمیں علم ہے بلکہ کامل علم یہان سے مسیح کے جی اُٹھنے کا قرآن میں اشارہ ہے کہ اُسے قیامت کا جھنڈا کہا گیا ہے کیونکہ وہ مردون میں سے جی اٹھکے قیامت کا جھنڈا ہوا ہے۔ اگر دوسری قرات سے بجائے عَلَمْ کے عِلْم پڑھو تو اور بھی مفید ہے کہ بقول قرآن چونکہ قیامت کا علم خدا کے پاس ہے پس قیامت کے جھنڈے یعنی مسیح کی الوہیت کا اشدہ ہوا ؎
محمد نہیں جانتا کہ خود اُس کے ساتھ اور تمہارے ساتھ (اے مسلمانان) کیا ہوگا سورہ احقاف ۸ آیت	سوا اس کے کہ آل عمران مین بیان ہوچکا ہے کہ مسیح دنیا اور آخرت (یعنے دونو جہان) میں عزت والا اور مقربین میں سے ہے سورہ زخرف ۶۱ میں عَلَمٌ لِلسَّاعَۃِ بتلایا گیا ہے یعنی مسیح قیامت کی عین گھڑی کا جھنڈا ہے قیامت کی گھڑی سے وہ ساعت مراد ہے جسمیں مردے جی اُٹھینگے پس قیامت پر جو ایمان لاتا ہے وہ قیامت کے جھنڈے کی طرف بنظر ایمان تاکا کرے او مسیح قیامت کا جھنڈا اُس صورت میں ہوسکتا ہے جبکہ اُسمیں قیامت ہو جیسے علم کا جھنڈا وہ شخص ہوسکتا	محمد کی نسبت گناہ اور ذنب منسوب ہیں دیکھو سورہ فتح ۲۹ و سورہ محمد ۲۲ و ۱۸ آیات	مسیح کی عصمت بمعہ کنواری مریم سورہ آل عمران ۳۱ و ۳۲ آیات سے بیان ہوچکی ہے محمدی مفسرون نے لکھا ہے کہ کوئی آدمی پیدایش کے وقت شیطان کی انگلی چھونے سے مستثنیٰ نہیں مگر مریم اور اسکی اولا۔ سوا اس کے دیکھو رسالہ نبی معصوم ؎

اے ناظرین اور خاصکر اہل اسلام صاحبان اب قرآن شریف تو مسیح کی طرف اسکی فضیلت بیان کرکے رہنمائی کرتا ہے کیونکہ اگر محمد صاحب کی بابت فرماتا ہے کہ وہ کسی زمانہ میں گمراہ تھے تو مسیح وقت ولادت ہی سے پاک تھا اور کنواری مریم مس شیطان سے بھی پاک بلکہ ایسی قوم سے پیدا ہوئے جو سارے جہان کے لوگون پر افضل اور یہہ بالکل راست اور برحق ہے کیونکہ اس قوم کی فضیلت مسیح کے اُسی قوم میں سے مبعوث ہونے کے باعث سے تھی۔ اگر قرآن شریف محمد صاحب کی بابت فرماتا ہے کہ محمد صاحب لاعلم ہیں کہ آیندہ جہان میں اُن کے ساتھ اور ان کے لواحقوں کے ساتھ کیا ہوگا تو مسیح کی بابت یون شاہد ہے کہ وہ دنیا اور آخرت یعنی دونو جہان میں عزت والے ہیں یہان تک کہ وہ قیامت کے عَلَمْ یعنی جھنڈے ہیں۔ اور پھر خاص بات جسکی وجہ سے کہ ہم کسی کو اپنا گرو یا شفیع یا رہبر بنا رکھنے وہ خوف ناک شئے گناہ ہے۔ اگر لفظ ذنب کی تاویل بزل یا کچھ کیون نہ کی جاوے تاہم یہہ لفظ محمد صاحب کی نسبت قرآن شریف نے منسوب کیا ہے اور مسیح اور مبارک مریم کی نسبت نہیں بھلا اے صاحبان ہم کونسی حاجت اُخروی کے لئے محمد صاحب کے پاس جاوین یا محمد صاحب کو ترک نہ کرین اور گناہ سے مبرا اور پاک شفیع المذنبین یعنے مسیح نجات دہندہ کو قبول نہ کرین اور اُس کے قدموں میں توبہ اور ایمان کے ساتھ سر نہ جھکائیں؟

الراقم

مسلمان بھائیوں کا خیرخواہ میر عالم خان از ڈیرہ بابا نانک

رسید زر

مس ایچ۔ ہیو سنہ ۱۹۱۲ء ۱۰ مسٹر ڈی ٹی برکٹ سنہ ۱۹۱۲ء ۱۸
پادری سی بوبہ سنہ ۱۹۱۲ء ۱۲ بابو دیدار سنگھ سنہ ۱۹۱۲ء
پادری ڈبلیو۔ ای۔ نکل سنہ ۱۹۱۲ء
پادری الیف لارنس 〃
〃 سکھ پال سنہ ۱۹۱۲ء
〃 سی۔ جی۔ ملریا سنہ ۱۹۱۲ء
〃 الیف جرجیس واسطے گرلس سکول سیالکوٹ سنہ ۱۹۱۲ء
مسٹر انگر ناتھ واسطے بائز بورڈنگ سکول نصیرآباد
پادری ڈبلیو۔ جے کلارک واسطے مشن سکول

(۴) یہی آزادگی کی روح جس کا بیان پطرس رسول یون دیتا ہے:-

" اور تم اپنے تئیں آزاد جانو- پر آزادگی کو بدی کا پردہ نہ کرو بلکہ آپ کو خدا کے بندے جانو- سب کی حرمت کرو- بھائیون سے الفت رکھو- خدا سے ڈرو- بادشاہ کی عزت کرو- ہر ایک حکومت کے جو انسان کیطرف سے ہو خداوند کے تابع رہو"-

سوال- صرف ایک سوال میں اب اور پوچھنا چاہتی ہون- کہ ہندوستان میں عورتون کا درجہ کیا ہے-

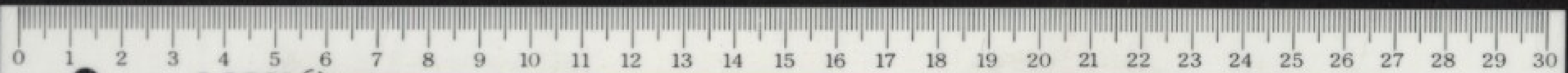
جواب- ہندوؤن کی کتابون میں لکھتے ہیں کہ پرانے زمانہ میں عورتون کا درجہ اچھا تھا لیکن جو حال موجودہ زمانہ میں دیکھنے اور سننے میں آتا ہے اُس سے صاف ظاہر ہے کہ بالکل اچھا نہیں پردہ ہی کے طریق سے روشن ہے کہ انکا درجہ مردون سے کم ہے کہ اُن کو آزادگی کی طبیعت رکھنے کا مجاز ہی نہیں. گویا ماباپ اور خاوند کی بند ہوا- عورتون کی پوری- پوری عزت اور درجہ تو عیسائی مذہب نے سکھلایا ہے- آپ پڑھنے سے معلوم کرینگے کہ جہان جہان اس کی روشنی پھیلی ویسی ہی عورتون کی ترقی ہوئی ہے- پس اور فوایٔد کے ساتھ یہہ سب سے بڑا فائدہ ہندوستان کے واسطے عیسائی مذہب کے پھیلنے سے ہوگا کہ وہان کی عورتون کی حالت جو کہ قوم کی مائیں ہونگی ہر صورت میں بہتر ہو جائیگی-

مریم- مس نورا ہینے آپکا بہت وقت ضایٔع کیا معاف فرمائیے اور اجازت رخصت کی دیجئے- اگر ہو سکے تو کبھی کبھی مجھے ہندوستان سے خط لکھا کرنا کیونکہ

کہ اُن کے بچون کا بلا مذہبی تعلیم کے پرورش پانا درست نہیں ٹھہرا- خیر گورنمنٹ انگلیشیہ انجیل کی تعلیم خواہ دے یا نہ دے ہمیں اس سے کچھ مطلب نہیں، آپ جانتی ہیں کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اپنی تعلیم لوگون کو زبردستی دینی کبھی نہیں چاہی- وہ لوگون کے پاس آپ چل کر نہیں گیا لوگ آپ ہی اس کے پیچھے سننے کو آتے تھے- پر دیکھو اُسکی تعلیم کیسی بڑھی جس وقت اُس نے ۱۲ غریب آدمیون کو شاگرد بننے کے لئے چنا اور حکم دیا کہ تمام دنیا میں جا کے میری انجیل کی خوشخبری سناؤ تو وہ خوب جانتا تھا کہ یہہ بھاری کام اُن بیچارون کا نہیں تھا نہ اُن سے کبھی انجام تک پہنچے گا- نتیجہ کیا ہوا یہہ کہ انہیں ۱۲ غریبون کے وسیلے سے وہ مذہب جو کہ بڑے بڑے بادشاہون اور حاکمون نے زور و ظلم کے ساتھ دور کرنا چاہا اور آج کے دن تک غیر مذہب اور لا مذہب لوگ اُس کو دور کرنا چاہتے ہیں پردہ دیسے کا ویسا نہ صرف قایٔم بلکہ ترقی پر ہے- عیسائی مذہب وہ آہرن ہے جس پر بہت ہتوڑے ٹوٹے مگر اُسکو جنبش نہیں آئی- کس لئے تم پوچھوگی- اس لئے کہ دین عیسوی خدا کی طرف سے ہے اور وہی اس کو بڑھاتا ہے اور بڑھائیگا-

سوال- اس سے پیشتر ہندوستان کے لوگ شائستگی اور علم میں دخل رکھتے تھے یا نہیں-

جواب- ہمارے سے مدت پیشتر ہندوستان اپنا مذہب اپنی شائستگی اپنا لٹریچر یعنے علمیت رکھتا ہے لیکن مختلف عملداری اور صدہا قسم کی دہمات اور جہالت کے طریقون نے اُسکی شائستگی کو دھندلا کر دیا اور وہان کے باشندے



ایسی جہالت اور دباؤ میں پڑ گئے کہ انہیں خود مختاری کی سوجھ رہی نہیں۔

سوال۔ بھلا جبکہ آپ کہتی ہیں کہ ہندوستان میں برسوں سے اپنا مذہب ہے تو کیا مناسب ہے کہ ہم لوگ انکو عیسائی مذہب کی تعلیم سکھلائیں جو کہ اُن کے مذہب کے بالکل برخلاف ہے،

جواب۔ بیشک عیسائیوں کے اوپر جیسا میں آگے کہہ چکی ہوں فرض ہے کہ عیسیٰ مسیح کی خوشخبری سب کو سنا دیں۔ خواہ لوگ اُس کو قبول کریں یا نہ،

سوال۔ کیا آپ کے نزدیک غیر مذہب کے لوگ نجات نہیں پاوینگے!

جواب۔ اِس سوال کا جواب دینا انسان کو مشکل ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ غیر مذہب والے نجات نہیں پاوینگے اور نہ ہمیں مناسب ہے کہ دوسرے لوگوں کے مذہبی خیالوں کی اہانت کریں۔ ہمارا مطلب تو صرف اتنا ہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو مسیح کی خبر اوروں کو دیں جبکہ ہمارے عقیدہ کے بموجب تو عیسیٰ مسیح کے باہر نجات ہے ہی نہیں۔ مانا کہ محمد صاحب نے کہا ہے کہ قیامت کے دن وہ اپنی امت کے لئے شفاعت کرینگے اور شاستروں کے بموجب تیرتھ جاترا۔ دیوی۔ دیوتا۔ دان پن اپنے پرستاروں کو مکتی دیوینگے۔ بدھ کے پیرو اپنے کرموں کے پھل بھوگینگے لیکن انسان کو جو کہ امید سے جیتا اور ایمان کے وسیلے بے اعمال شریعت کے راستباز ٹھہرتا ہے اِس سے زیادہ کامل تسلی اور پورا یقین اور آسان طریق کس سے حاصل ہوتا ہے صرف مسیح سے جس نے اپنی زبان سے فرمایا ہے کہ

"جو مجھ پر ایمان لاتا ہے کبھی ہلاک نہ ہوگا"؛

اور کسی نبی۔ گورو۔ اوتار۔ یا اولیا نے یہہ دعوےٰ کیا جو صرف اسی نے کیا۔ جیسے "زندگی کی روٹی میں ہوں جو مجھ پاس آتا ہے کبھی بھوکا نہ ہوگا اور جو مجھ پر ایمان لاتا ہے کبھی پیاسا نہ ہوگا"۔

اور "ارے آتو جو بڑے بوجھ اور جوئے کے تلے دبا ہے میرے پاس آ۔ اور میں تجھے آرام دونگا"؛

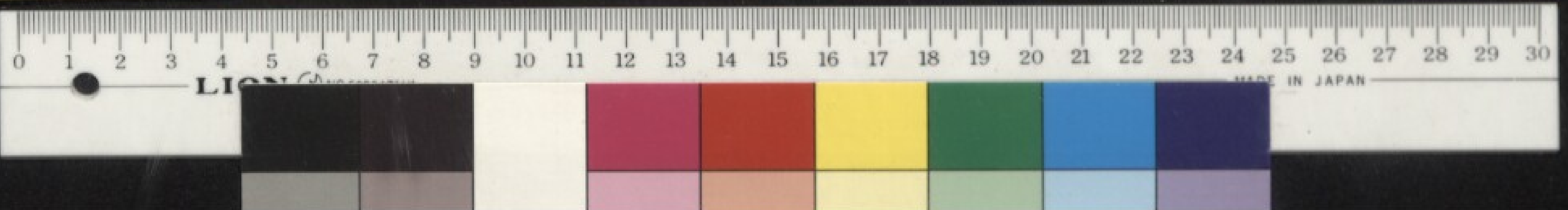
اور نیز یہہ "قیامت اور زندگی میں ہی ہوں جو مجھ پر ایمان لاوے اگرچہ وہ مر گیا ہو تو بھی جیئیگا"۔

سوال۔ مہربانی سے تبلایئے کہ ہندوستان کے لوگوں کے لئے دین عیسوی کو قبول کرنے سے اُن کے روحانی فائدہ کے سوائے کوئی دنیوی فائدہ بھی حاصل ہوگا؟

جواب۔ ہاں۔ میری عقل ناقص میں یہہ یقین آتا ہے کہ کئی طور سے ہوگا (۱) تو یہہ ہے کہ شائستگی میں ترقی ہوگی کیونکہ سچی شائستگی صرف اُسی سے ہے۔

(۲) ایک یگانگت پیدا ہوگی جو کہ خاص ہندوستان میں اِس وقت باعث مختلف مذاہب اور ذاتوں و فرقوں کے ہو نہیں سکتی۔

(۳) خدا کو باپ سمجھنا اور ہر ایک انسان کو مثل بھائی جاننا صرف عیسائی مذہب کی سکھلاوٹ ہے؛





اشتہارات

سیال کوٹ کنونشن

بعض کا خیال ہے کہ اس دفعہ اس کنونشن پر جو ۲ ستمبر ۱۹۰۷ء سے ۱۰ یوم کے لئے سیالکوٹ میں ہوگی کوئی تین ہزار آدمی جمع ہونگے۔ کنونشن کی انتظامیہ کمیٹی کی تجویز ہے کہ دیسیوں کے کھانے پینے کے لئے کچھ دوکانات نان بائیوں وغیرہ کی اس موقعہ پر کھولی جاویں جو عمدہ اور مصفا اشیاء بازاری نرخ پر فروخت کریں۔ دوکانات کا جاری کرانا اور اشیاء خوردنی کی نگرانی انتظامیہ کمیٹی نے میرے ذمہ کی ہے۔ اسی لئے بذریعہ اشتہار ہذا کے اطلاع دیجاتی ہے کہ جو صاحب اس موقعہ پر دوکان کھولنا چاہئے مجھ سے خط وکتابت کرے۔

المشتہر دیدار سنگھ گجرات پنجاب

ضرورت

سکاچ مشن مڈل سکول ڈنگہ ضلع گجرات کے لئے ایک عیسائی ہیڈ ماسٹر تنخواہ ساٹھ روپیہ اور ایک غیر عیسائی سیکنڈ ماسٹر فسٹ گریڈ جونیر تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار درکار ہے۔ درخواستیں مجھ مشتہر کے پاس آنی چاہئے۔

المشتہر منیجر مشن سکولس ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اشتہار

مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۰۷ء بروز منگل دایام مابعد کو احاطہ جنرل سٹور لاہور میں ناکارہ وغیر مروج اسباب مشتمل بر اشیاء مفصلہ ذیل بذریعہ نیلام فروخت کیا جاویگا۔ اور نیلام ہر روز صبح کے ۸ بجے شروع ہوا کریگی۔

تفصیل اسباب

پرانے لوہے مشتمل بر ٹکڑہ ریل۔ فش پلیٹ کمانیاں ودیگر اقسام لوہا پرانا مشتمل بر ٹکڑہ ریل وچادری ٹکڑے پیتل پرانا اور رتیاں کہنہ۔ پرانی اسپات کی سیلپرین کچھ کم قیمت چاندی کے کٹے ہوئے سکے۔

تمام لاٹ یعنے ڈھیر خرید کردہ تاریخ خرید سے اندر میعاد ایک ماہ کے اٹھائے جانے چاہئے ورنہ ڈیمرج یعنی ہرجانہ بحساب ۳ پائی فی من یومیہ کے لگایا جاویگا اور وصول کیا جاویگا۔

تمام اسباب جو مفصلات کو روانہ کیا جاویگا اس پر کرایہ ریلوے کے اسباب کے نرخ پر لگایا جاویگا۔ اور مالک کی ذمہ داری پر روانہ کیا جاویگا۔

چیف سٹور کیپرس آفس لاہور } تاریخ ۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے۔ جو رومن اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے۔ اس کا مدعا ہے کہ بڑے۔ بڑے مشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کے علمی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کامیابی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے۔

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عوام سے		مجگہ	سالانہ
اگر تنخواہ	پچاس روپیہ سے کم ہو	عہ	”
”	پچیس ” ”	عہ	”
”	پندرہ ” ” ”	۱۲ر	”

ادنی ترین نرخ ۱۲ر سالانہ ہے

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئے۔

المشتہر پروفیسر پی۔ ایچ ایڈورڈز الہ آباد

ضرورت

انگریزی دفتر کے لئے ایک کلرک کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۳۰ روپیہ ماہوار اور مکان صفت شادی شدہ درخواست کنندہ کو ترجیح دیجائیگی۔ اور اگر اسکی بیوی لڑکیوں کے پرائمری سکول میں صرف ایک گھنٹہ روز پڑھائے گی تو دس روپیہ ماہوار تنخواہ دیجائیگی۔ معہ نقول اسناد ذیل کے پتہ پر درخواستیں آویں۔

دی منیجر مجبول راج ضلع گورکھپور

سیالکوٹ کنونشن

۲۰ ستمبر سے ۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء تک

(۱) کنونشن کا وقت نزدیک آرہا ہے۔ جو لوگ وہاں تشریف لیجانا چاہیں انہیں اگر چارپائیوں کی ضرورت ہو تو پادری شہباز صاحب کو بمقام سیالکوٹ تحریر کرنا چاہتے (۲) سرکار نے مہربانی کرکے ریل کا کرایہ نصف کردیا ہے۔ بشرطیکہ سیالکوٹ سے پچاس میل سے جگہ کم فاصلہ پر نہ ہو۔ جو صاحب تشریف لانا چاہیں انکو چاہئے کہ رعایتی ٹکٹ حاصل کرنے کے واسطے جنرل سکرٹری صاحب وائی۔ ایم۔ سی اے لاہور سے درخواست کرکے سرٹفکیٹ حاصل کریں جو بکنگ آفس میں دینے سے رعایتی ٹکٹ ملجاویگا۔

(۳) جلسہ کے واسطے ایک تنبو بنایا گیا ہے جسکی لاگت ایک ہزار روپیہ سے زیادہ ہے اس تنبو کیواسطے مدد کی ضرورت ہے جو صاحب اس کام کیلئے مدد کرنا چاہیں انہیں چاہئے کہ پادری گارڈن صاحب کے نام بمقام گورداسپور روانہ کریں (۴) سب سے بڑی ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر ایک نظر دعا کرے کہ یہ جلسہ اُن سب کے لئے جو وہاں تشریف لیجاوینگے بڑی برکت [illegible]

ضرورت

غازی آباد کے سی ایم ایس مڈل سکول کے لئے ایک ہندوستانی مسیحی استاد کی ضرورت ہے درخواست کنندہ انٹرنس پاس یا سکول فائینل کا امتحان پاس شدہ ہو۔ تنخواہ ۲۰ سے ۲۵ روپیہ ماہوار تک اور آیندہ ترقی کی امید۔ کل درخواستیں معہ نقول اسناد ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام پر آئیں ٭

نوٹس

مشن ہائی سکول انبالہ شہر کے لئے ایک انگلش ماسٹر کی ضرورت ہے جو مسیحی ہو اور کم از کم انٹرنس پاس شدہ ہو تنخواہ پچیس روپے ماہوار ہوگی۔ مکان کا کرایہ تین روپیہ سے چار روپے ماہوار تک دیا جائیگا۔ اچھا کام کرنے کی صورت میں ترقی کی امید دلائی جاتی ہے امیدوار اپنی درخواستیں ہیڈ ماسٹر صاحب مشن ہائی سکول انبالہ شہر کی خدمت میں بھیجیں ٭

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۲؍ معہ ضمیمہ ۲؍۸
" معہ محصولڈاک " " ۲؍۸ " ۳؍
" ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

تعداد اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸؍	۱۲؍	ے
چوتھائی کالم	۱۲؍	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	۱۲عہ
پورا کالم	عہ	۸عہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	لعہ

بجلی کے ساتھ کمزور اور سُست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنے ہاتھوں سے اپنی طاقت کو ضایع کر کے بہت کمزور ہو گئے اس بڑے فعل سے آدمی کے پٹھوں کی طاقت ماری جاتی ہے اور بدن میں چستی نہیں رہتی ہے۔ پٹھے اور رگیں کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور انسان اولاد پیدا کرنے کے لایق نہیں رہتا ہے یہہ برا کام آدمی کو اس قدر شرمندگی دلاتا ہے کہ جس سے کئی بزدل خودکشی کر لیتے ہیں۔ اس خراب کام سے دل و دماغ جگر گردہ مثانہ۔ غرضکہ سب کے سب ضعیف ہو جاتے ہیں۔ دہات کا اخراج شروع ہو جاتا ہے دل کمزور ہو کر دھڑکنے لگ جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے ضعف دماغ سے سر میں چکر آنے لگتے ہیں بات کو بھول جاتا ہے۔ آنکھوں کی کمزوری چربی کی کمی اور بدن اس قدر ضعیف ہو جاتا ہے کہ ذرا سی آواز سے دل دہل جاتا ہے۔ انسان حیران پریشان اکثر رہا کرتا ہے۔ معدہ اور آنتوں کی کمزوری سے بدہضمی دائمی اور قبض کی شکایت اکثر رہا کرتی ہے۔ غرضکہ اس نامراد علت سے وہ وہ مصیبتیں پیش آتی ہیں جن کو بیچارہ بیمار ہی جانتا ہے۔ ایسی ردی حالت دیکھکر حال کے داناؤں نے اس مرض کا سب سے اعلیٰ علاج بجلی کے ذریعہ کیا ہے بجلی فوراً سست اعضا کے اندر گھس جاتی ہے اور جاتے ہی اسکو گرم اور ہشیار کر دیتی ہے۔ ہم نے بھی وہی بجلی منگوائی ہے اور عرصہ ۷ سال سے بیماروں کا علاج کرتے ہیں تین ہزار کے قریب بیماروں کا علاج کر چکے ہیں۔

ہمنے اس علاج سے بہتر اور کوئی علاج خیال نہیں کیا۔ جو لوگ یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے واسطے برقی سٹ کمل بھیجا جاتا ہے جو بجلی کا سا ہی کام دیتا ہے۔ اور اس سے رگوں کا سرد پانی نکل جاتا ہے پھر ایک اور طلا نمبر ۲ لگایا جاتا ہے جس سے پٹھے موٹے اور سخت ہو جاتے ہیں۔ اور ایک شیشی مقناطیسی گولیوں کی ساتھ ہی ہوا کرتی ہے اس کے کھانے سے بہت باہ پیدا ہوتی ہے سارے برقی سٹ کی قیمت جس میں برقی طلا ۱ طلا ۲ مالش کرنے والا اور جوب برقی مقناطیسی تینوں چیزیں معہ ترکیب استعمال ہے تین روپیہ آٹھ آنے میں ملتی ہیں۔ جو آدمی ہم کو اپنے پاس علاج کرانے کے واسطے بلاوے وہ سیکنڈ کلاس ریلوے گاڑی کا کرایہ معہ فیس فی کس ۵ پانچ روپیہ روزانہ ارسال کرے۔ ہم ۲۴ گھنٹے کے اندر علاج کر کے واپس آجاوینگے جو آدمی دبلے پتلے اور کمزور ہیں وہ بجلی لگوانے سے پہلے ایک ڈبیہ مومیائی کی ضرور ہی کھالیں تاکہ چربی اور طاقت بڑھجاوے اور جلد فائدہ حاصل ہو قیمت فی ڈبیہ ایک چھٹانک مومیائی ۱ ایک روپیہ بارہ آنے معہ محصول

نوٹ

آج کل ہماری دیکھا دیکھی بہت سے لوگوں نے بجلی کا سفوف "برقی گولیاں" وغیرہ اشتہار دینا شروع کر دیا ہے ان کے دھوکے سے بچنا چاہئے ٭

طبی اخبار سورج پرکاش کا نمونہ مفت دیا جاتا ہے

باہر سے آنے والے اصحاب کی رہایش کا خاطرخواہ انتظام کیا جاتا ہے ٭

المشتہر

فتح چند حکیم عمدۃ الحکما و سند یافتہ مالک سورج پرکاش میڈیکل ہال امرتسر پنجاب

ضرورت [illegible]

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا ناخونہ سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے صرف دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم قیمت فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ سفری سرمہ دانی زرچار آنے خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے ❊

المشتہر پروفیسر پیا سنگھ آہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) پروفیسر پیا سنگھ صاحب! آپ کے سفید سرمہ سے ایک شخص کو جسکی آنکھ میں ناخنہ ہو گیا تھا بہت فائدہ ہوا یہہ شخص چند ڈاکٹروں کا علاج کرکے مایوس ہو چکا تھا براہ مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج دیجئے ❊

راقم مہاراج کنور جیت پرتاب بہادر سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست تملوہی گورکھپور

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جسکو سردار پیا سنگھ صاحب نے بنایا ہے۔ آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کرکے دیکھا ہے۔ اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا۔ میں ان سب کو جنکی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہے بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا پانی آنے دھند و خارش سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے فائدہ بخش ثابت ہوا ہے۔ اور سچ مچ آپ نے اس قدر سستے داموں میں یہہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ اس کا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے سرمہ سے فیضیاب ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔ راقم پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر صفدر جنگ صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور ❊

(۳) جناب سردار صاحب جو پیکٹ سرمہ ممیرہ کا بغرض تجربہ آپ نے میرے پاس بھیجا تھا اس کو میں نے اپنے چند مریضوں پر استعمال کیا بہت مفید پایا۔ میری رائے میں آپکا ایجاد شدہ سرمہ ہر قسم کی سوزش چشم اور کمزوری نظر اور رتوندے کے لئے نہایت ہی مفید ہے اور اس وقت تک میں نے انہی بیماریوں کے مریضوں پر جانچکر استعمال کیا ہے اور آیندہ جن بیماریوں میں مفید پاؤنگا ان کی نسبت بعد کو لکھونگا ❊

راقم ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ و ایڈیٹر میڈیکل جرنل آگرہ

(۴) جناب پروفیسر پیا سنگھ صاحب! تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سفید سرمہ ممیرے کا منگا کر استعمال کیا حد درجہ کا فائدہ ہوا۔ بلکہ صحت کلی حاصل ہو گئی آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہے واقعی یہہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس لئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے ❊

راقم مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگواں اودھ ❊

(۵) جناب من تسلیم نیاز چونکہ آپکا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہے اس واسطے اور ایک تولہ سفید ممیرے کے سرمہ کی ضرورت ہے آپ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج کر مشکور فرماویں ❊

راقم ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن شفاخانہ وعوا واشیو۔ علاقہ حیدرآباد دکن

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرہ کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب تیس ہزار ۳۰۰۰۰ کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ کا انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں کسی مطلب کے لئے ۱۸ مارچ ۱۹۰۶ء سے جمع کیا گیا ہے ❊

پادری ایچ گولک ناتھ صاحب بی اے اڈیٹر و منیجر نور افشان ساکن پہلور کے لئے لودیانہ مشن سٹیم پریس میں زیر اہتمام دائیلی برادرز کے چھپا ❊